بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور - پاکستان

الفضل

یوم سہ شنبہ

جلد ۲	۱۱ ہجرت ۱۳۲۷ ہش	یکم رجب ۱۳۶۷ھ	۱۱ مئی ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۰۵

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲ روپے

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ ماہ ہجرت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قریشی رشید احمد صاحب ارشد جنرل مینیجر الفضل ایک ماہ کی رخصت کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

وزراء مغربی پنجاب قائداعظم کے حضور میں

کراچی ۱۰ مئی - قائداعظم نے وزارتی معاملات کے سلسلے میں مغربی پنجاب کے گورنر اور وزراء کو کراچی طلب فرمایا ہے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ اور وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ آج سہ پہر کراچی پہنچ گئے ہیں سر فرانسس موڈی - سردار شوکت حیات خان اور شیخ کرامت علی اس سلسلے میں یہاں پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ کل یہ سب قائداعظم سے ملاقات کریں گے۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی دمشق میں آمد

آپ وہاں تین روز قیام فرمائیں گے

کراچی ۱۰ مئی - اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جمعیت اقوام میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نیویارک سے واپس کراچی آتے ہوئے تین روز کیلئے دمشق میں ٹھہر گئے ہیں پروگرام کے مطابق آج شام آپ کو کراچی پہنچنا تھا۔ لیکن عرب لیگ کے مقتدر لیڈروں کی درخواست پر آپ نے دمشق میں ٹھہرنا منظور کر لیا ہے۔ کیونکہ عرب لیڈر فلسطین کی موجودہ صورتِ حال کے متعلق آپ سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس

کراچی ۱۰ مئی - آج صبح قریباً ۸ ہفتے کے وقفہ کے بعد پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ آج کے اجلاس میں ۳۳ ممبر شریک ہوئے - جن میں سے ۹ مخالف بنچوں پر بیٹھے - یہ اجلاس ۲۵ منٹ جاری رہا جس میں وزیر مواصلات نے متعدد سوالات کے جوابات دیئے اور وزیر دفاع نے ایک بل پیش کیا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے قائداعظم کا ایک پیغام سنانے کے بعد اجلاس کل پر ملتوی کر دیا۔

نوشہرہ کے علاقے میں ایک اہم چوکی پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل ۱۰ مئی - آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نوشہرہ کے مورچہ پر پانچ دن کی مسلسل لڑائی کے بعد آزاد فوجیں ہندوستانی فوجوں کو پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور انہوں نے اس چوکی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے جو اس ماہ کی ۷ تاریخ کو ہندوستانی فوجوں کے قبضہ میں چلی گئی تھی۔ نوشہرہ کے دوسرے محاذوں پر ہندوستانی فوجوں کے حملے جاری ہیں۔ لیکن آزاد فوجیں انہیں شدید مالی و جانی نقصان پہنچا رہی ہیں

فلسطین میں مصری رضاکاروں کی پیشقدمی

یروشلم ۱۰ مئی - اطلاع آئی تھی کہ مصری رضاکار سرحد پار کر کے فلسطین میں گھس گئے ہیں۔ مزید اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بغیر نقصان اٹھائے ۵۵ میل تک آگے بڑھ چکے ہیں۔ اگرچہ یروشلم میں آج امن رہا۔ لیکن یروشلم سے چند میل دور ایک گاؤں پر یہودیوں نے حملہ کیا۔ عربوں نے اُن کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا

روزمرہ زندگی کے متعلق قرآن و احادیث سے احکام کی فراہمی

محکمہ احیائے ملت اسلامیہ کا پروگرام

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے ـــــ ۱۰ مئی

"الفضل" کے وقائع نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے محکمہ احیائے ملت اسلامیہ (اسلامک ری کنسٹرکشن) کے زیر اہتمام اہم اُمور مثلاً حرمت سود - زرعی ترقی - زندگی کا بیمہ - قرضہ جات کا لین دین اور سرمایہ و محنت کے باہمی روابط کے بارے میں ریسرچ وغیرہ کرنے کیلئے ایک تحقیقاتی ادارہ کھولا جا رہا ہے۔ یہ شعبہ ہر موضوع کے متعلق قرآن و احادیث سے تمام احکام ایک جگہ جمع کرے گا اور پھر اُن کی روشنی میں ہماری زندگیوں کو شاہراہ اسلامی پر چلانے کے متعلق نتائج قائم کرتے ہوئے کوئی سکیم تیار کرے گا اس کام کو سرانجام دینے کیلئے مشہور فقہاء اور علماء اور معاشیات کے ماہرین کی کمیٹیاں بنائی جائیں گی القصہ اس محکمے کے زیر اہتمام ایک ایسے ادارے کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ جو ہماری روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو اسلامی شاہراہوں پر چلانے کے متعلق تحقیق کرے گا۔ اور طریق کار سوچے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی اصولوں کے مطابق اعلیٰ درجہ کا معاشی اور اصلاحی نظام تیار کرنے کا کام بھی محکمہ احیائے ملت اسلامیہ کے اسی شعبۂ تحقیق کے سپرد کیا گیا ہے

لاہور ۱۰ مئی - حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ مال کے حکم سے ایک لاکھ تیس ہزار سے زیادہ سرکاری اراضی پٹے پر مہاجر کاشتکاروں کو دی [illegible] ہے۔

مکئی بونے کی ممانعت

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے ـــــ ۱۰ مئی

"الفضل" کے نمائندہ کشمیر نے اطلاع دی ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت نے ریاست کے تمام مزارعین کو مکئی نہ بونے کے متعلق نہایت سخت حکم جاری کیا ہے حکم کی خلاف ورزی کر کے مکئی بونے والے کو سخت سے سخت سزا دی جائے کی دھمکی دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ آزاد فوجوں کے مجاہدین آجکل اپنے مورچے بعض مقامات پر مکئی کے کھیتوں میں لگائے ہوئے ہیں اور یہ حکم اسی چیز کے تدارک کیلئے جاری ہوا ہے اس حکم کا نتیجہ ہے کہ مکئی کی فصل کا موسم ختم ہو جائے گا اور کشمیر اپنی دوسری بڑی فصل سے کلیتہً محروم رہ جائے گا۔

اپنے کوائف نوٹ کرائیے

لاہور ـــــ اپنے نامہ نگار سے ـــــ ۱۰ مئی

آزاد کشمیر حکومت کے نمائندہ مفتی ضیاء الدین نے ایک اعلان کے ذریعے جموں اور کشمیر کے اُن تمام باشندوں سے جو جنگ آزادی سے پہلے یا بعد اگر مغربی پنجاب کے کسی شہر قصبہ یا گاؤں میں آباد ہوئے ہیں اپیل کی ہے کہ وہ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے لاہور کے دفتر میں خود آ کر یا بذریعہ ڈاک اپنے پتے - سکونت - ولدیت - پیشہ وغیرہ نوٹ کرائیں - اس اعلان میں اس امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے کہ یہ کوائف استصواب میں سہولتیں پیدا کرنے کی وجہ سے طلب کئے گئے ہیں تاکہ انہیں استصواب کے وقت فراہم کر دے اور جائے استصواب تک پہنچانے میں کوئی دقت نہ ہو۔

خالص سونے کے زیورات یہاں سے خریدیں

لیڈیز اوپن جوائس انارکلی لاہور

پروپرائیٹر:- شمشیر علی (نزد بمبئی کلاتھ ہاؤس)

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ

(از محترمہ نعیمہ بیگم بنت حضرت حافظ غلام محمد صاحب مرحوم)

اباجان مرحوم یعنی حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس قادیانی .... ضلع فتحپور میں پیدا ہوئے۔ آپ خود ہی فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب آپ چھوٹے ہی تھے۔ تو آپ کے والد ماجد چل بسے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کا دل آپ کے وطن سے بالکل اُچاٹ ہو گیا۔ اور آپ اپنی والدہ و دیگر رشتہ داروں کو بتائے بغیر وہاں سے چل دیئے۔

اتفاق سے آپ کی ملاقات حضرت چوہدری رستم علی صاحب احمدی سے ہوئی۔ اور آپ انہیں کے پاس رہنے لگے۔ وہ ان دنوں منٹگمری میں ملازم تھے۔ بعد میں ان کی تبدیلی ضلع گورداسپور میں ہو گئی۔ اور یہاں آنے پر اباجان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پھر دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضور ہی کی خدمت میں رہنے لگے۔

اباجان مرحوم فرمایا کرتے تھے "حضور اکثر کاموں کے لئے مجھے بٹالہ یا امرتسر بھیجا کرتے تھے۔ چونکہ ان دنوں گاڑی نہیں تھی۔ اس لئے کچھ سفر یکوں پر طے کر لیتے اور کچھ پیدل ہی طے کرنا پڑتا۔ چنانچہ جب لیکھرام کی قاتلانہ موت کے بعد حضور کے خانہ مبارک کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ اس دن بھی میں امرتسر سے واپس آ رہا تھا کہ میں نے یہ دلخراش خبر سنی۔ گو مجھے پورا یقین تھا۔ کہ حضور بالکل حق پر ہیں۔ مگر پھر بھی میں تمام رستہ روتا ہوا اور دعا کرتا ہوا قادیان پہنچا"

آپ نے لاہور میں میٹرک پاس کیا۔ اور پھر علی گڑھ کالج میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ جب فسادات سے پہلے ہم قادیان میں تھے تو اباجان اپنی سوانح عمری جو کہ انہوں نے خود اپنے دست مبارک سے لکھی تھی۔ مجھ سے اکثر پڑھوا کر سنا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کی زندگی کے چند ایک واقعات مجھے یاد ہیں۔

ایک جگہ لکھا تھا "جب میں نے میٹرک پاس کر لیا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضور اقدس سے فرمانے لگے۔ کہ مجھے میڈیکل کالج جوائن کرنا چاہیئے مگر حضور نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ یہ لڑکا تو بہت نرم دل ہے۔ اس لئے میڈیکل کالج میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور پھر مجھے علی گڑھ کالج میں داخل ہونے کی صلاح دی۔

آپ کا دل واقعی بہت نرم تھا اور رحم سے بھرپور بھی۔ آپ کئی سال اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ رہے ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی بیوہ یا غریب عورت آپ کے پاس آتی اور اپنی مصیبت آپ کو سناتی تو میں اکثر دیکھتی۔ کہ آپ کی آنکھیں تر ہو جاتیں۔ اور پھر تسلی دیتے ہوئے فرماتے۔ زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ دعا کیا کرو۔ خدا تعالیٰ ہر مصیبت دور فرمائے

آپ قرآن کریم کے حافظ تھے۔ اور جیسے کہ حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے مضمون میں لکھا تھا آپ کو قرآن مجید کے متعلق ایک منٹ میں بتا دینے کا کمال حاصل تھا۔ کہ فلاں حرف کونسی سورت۔ کون سے پارے اور کون سے رکوع میں واقع ہے۔ آپ کی آواز نہایت دلکش اور بلند تھی چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی آواز کے بعد جس کی آواز حضور اقدس کو پسند تھی وہ مبارک ہستی آپ ہی تھے۔ اباجان برسوں اپنی مسجد محلہ دارالرحمت کے امام رہے۔ اور تراویح بھی ہمیشہ خود ہی پڑھاتے مگر دو تین سال سے بوجہ ضعف کے مجبوراً تراویح نہ پڑھا سکے۔ جس کا آپ کو از حد افسوس تھا۔

جب آپ رمضان المبارک میں تراویح پڑھایا کرتے۔ تو تمام مسجد میں تل دھرنے کو جگہ باقی نہ رہتی اور خاص کر ستائیسویں روزے۔ آپ اکثر اسی دن قرآن کریم ختم فرماتے ویسے ذاتی طور پر ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم کرتے۔

مجھے یاد ہے۔ جب اباجان تلاوت میں مگن ہوتے اور میری نظریں قرآن شریف کے صفحوں پر دوڑ رہی ہوتیں۔ باہر رستہ پر چلنے والے لوگ کھڑے ہو جاتے اور میں نے کئی دفعہ سنا۔ راہگیر آپس میں باتیں کرتے۔ "ٹھہرو بھئی یہاں ایک مرزائی (احمدی) آدمی خدا کا کلام اتنی اچھی آواز میں پڑھتا ہے۔ کہ آگے قدم بڑھانے کو دل ہی نہیں چاہتا"۔ آپ جب کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود کا ذکر مبارک فرماتے۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگتے۔ اور آواز میں رقت پیدا ہو جاتی۔ مگر آپ کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل جاتی۔ نہ جانے کیوں؟ میں جب چھوٹی ہی تھی۔ تو آپ ہم سب بچوں کو بلا کر فرماتے۔ "آؤ بچو نظم پڑھیں"۔ اور پھر خود بخود شروع کر دیتے "زندگی بخش جام احمد ہے کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے"۔ جب ہم سب بھی ان کے ساتھ مصروف ہوتے تو میں دیکھتی کہ آپ کی آنکھوں میں وہی مخصوص آنسو اور لبوں پر وہی پیاری سی مسکراہٹ رقص کر رہی ہوتی۔ اور آپ گنگناتے گنگناتے چلے جاتے "کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے" اور پھر رسول کریم کی مدح میں گاتے "بلغ العلیٰ بکمالہٖ"

آپ فرمایا کرتے۔ "حضور اقدس مجھے بہت عزیز رکھتے۔ اور جب کبھی آپ کو گورداسپور میں اپنے مقدموں وغیرہ کے لئے جانا پڑتا تو میرے علاوہ دو اور آدمی آپ کے ساتھ ہوتے۔ آپ وہاں ہمیشہ میرے پیچھے نماز ادا کیا کرتے۔ ایک دفعہ میں وہاں پانچ منٹ دیر میں پہنچا۔ حضور نے میرے شانے پر اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے فرمانے لگے میاں! آپ تو ہمارے امام ہیں آپ نے کیوں دیر لگائی؟" آپ جب بھی یہ جملہ دہراتے۔ آپ کی آنکھوں میں ایک نئی ہی قسم کی چمک پیدا ہو جاتی۔ جیسے آپ کو اپنی کھوئی ہوئی محبوب ترین چیز مل گئی ہو اور پھر فرماتے "مجھے فخر ہے۔ کہ حضور اقدس مجھے اپنا امام بنایا کرتے تھے"

اباجان کے بال بہت خوبصورت اور ملکے گھونگھریالے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ حضور اقدس مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے "تمہارے بال ایسے ہیں جیسے کہ بڑے بڑے قصیدے خواں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق کہتے ہیں"

آپ کی ڈائری میں جو کہ اس وقت قادیان میں رہ چکی ہے لکھا تھا "جب حضور اقدس نے وفات پائی۔ میں ان دنوں لاہور ہی میں تھا۔ میں اور دو احمدی دوست موچی گیٹ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کہ ایک احمدی دوست گھبرائے ہوئے آئے اور میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ حضور علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہ جانے اس وقت میری ٹانگوں میں اس قدر طاقت کیسے آ گئی اور میں بہت جلد حضور کی جائے رہائش پر پہنچ گیا اور میں نے دیکھا حضور اقدس کو نہلا کر کفن پہنا دیا گیا تھا میں بھاگ کر اُن تک پہنچا۔ اور جلدی سے اُن کی منور پیشانی کے کئی بوسے لے ڈالے اور میرے آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہ لیتے تھے اور میں دل میں سوچ رہا تھا کہ نہ جانے میں حضور کو اب کتنی مدت کے بعد ملوں گا"

پھر لکھتے ہیں "جب میں محترم رستم علی خان کے پاس رہتا تھا۔ اُن کا ایک لڑکا جو میرا ہم عمر تھا۔ اور میرے ساتھ تیسری کلاس میں پڑھتا۔ اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اس دن میں تمام دن اداس اور روتا رہا۔ گھڑی گھڑی مجھے یہ خیال ستاتا کہ میں بھی اسی طرح ایک دن مر جاؤں گا۔ مگر مجھے اس وقت کیا معلوم تھا۔ کہ اپنے محبوب حقیقی کو ملنے میں کس قدر مسرت حاصل ہوتی ہے"۔

۱۹۴۷ء میں ۱۵ دسمبر کو آپ نے آنکھوں کا اپریشن کروایا جس کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ ۲۷ دسمبر کو آپ نے اپنے پانچوں بیٹوں کو کچھ وصیت فرمائی۔ اور بعد میں فرمایا میری عمر رسول پاک کی عمر تک پہنچ گئی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ میں اب اس دنیا سے چلا جاؤں۔ اور پھر بعد میں آپ نے پانچوں بیٹوں کے درمیان بیٹھ کر تصویر بھی کھنچوائی

آپ کو اپنی والدہ محترمہ سے بے حد محبت تھی آپ ان کی باتیں اکثر ہم کو بتایا کرتے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے۔ جب میں جزیرہ ماریشس میں ایک مبلغ کی حیثیت سے گیا ہوا تھا۔ مجھے اطلاع آئی کہ میری والدہ اس دنیا سے چل بسی ہیں۔ اس دن میں تمام وقت ایک ننھے بچے کی طرح گاتا رہا۔ ع

"آے میری پیاری اماں۔ اے میری جان اماں"

اور میری آنکھیں آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی تھیں" یہ سب کچھ بتانے کے بعد آپ کتنی دیر یہی گاتے اور روتے رہے۔ آپ کی والدہ اکثر آپ کو قادیان میں ملنے آیا کرتی تھیں۔ اور ایک دفعہ ماریشس بھی ملنے گئی تھیں۔ آپ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں سب سے پہلے مبلغ تھے۔ آپ ماریشس میں تقریباً تیرہ سال تبلیغ فرماتے رہے

جب ہم لوگ مہاجر بن کر قادیان سے پاکستان یعنی ماڈل ٹاؤن (لاہور) میں آئے تو آپ نہایت ہی غمگین رہا کرتے۔ اور دن میں کئی کئی بار فرماتے حضرت میر صاحب رضی کس قدر خوش قسمت تھے۔ وہیں قادیان میں رہ گئے۔ اور ہم یہاں آ گئے"۔

قادیان سے آئے ہوئے ہمیں سولہ دن ہو چکے تھے۔ جمعرات کا دن تھا۔ اور سولہ تاریخ تھی۔ اور شام کا وقت۔ مغرب کی نماز کے لئے وضو کر رہے تھے۔ کہ ایک دم لرزہ شروع ہو گیا۔ فرمانے لگے "جلدی نماز پڑھ لیں" اور کمبل اوڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت پڑھاتے۔ آپ نے وہ نماز بہت مشکل سے پڑھائی۔ رقت اور کپکپی سے آپ کی آواز بمشکل نکل رہی تھی۔ آنکھوں سے بے پناہ آنسو جاری تھے۔ اور کپکپاہٹ لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

تین فرض پڑھ لینے کے بعد میں نہ رہ سکی اور جلدی سے تڑپ کر بولی "اباجی! آپ تو بہت زیادہ کانپ رہے ہیں" انہوں نے جواب دیا "ہاں بیٹی! چلو آج نماز جمع کر لیتے ہیں۔ اللہ اکبر" اور انہوں نے تکبیر خود ہی کہہ کر نماز شروع کر دی۔ یہ ان کی آخری نماز تھی جو انہوں نے باجماعت پڑھائی۔ اور باقی تو لیٹے لیٹے ہی پڑھنی پڑیں۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ
۱۱ مئی ۱۹۴۸ء

عدل وانصاف

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی آخری تقریر میں انجمن اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"بے شک اس وقت اقوام متحدہ کی انجمن اپنے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے ذرائع نہیں رکھتی۔ اور جیسے جیسے اس کی راہ میں روکاوٹیں موجود ہیں۔ لیکن جب تک یہ انجمن اپنے کمال کو نہیں پہنچ جاتی۔ اور اسکو پورے اختیارات حاصل نہیں ہو جاتے۔ تاکہ وہ اپنے فیصلوں کو خود تکمیل کرا سکے۔ اس کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جو فیصلہ اور سفارشات وہ کرے۔ یا جو عملی طریقے اختیار کرے وہ کلی طور پر عدل اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔ تاکہ کم از کم انجمن کا اخلاقی رعب مستحکم اور مسلم ہو جائے۔"

آپ نے فرمایا کہ

"اس وقت اس بات کا خیال نہ کرتے ہوئے کہ کسی فریق کے دعوے میں کتنا حق ہے یا کتنا ناحق ہے۔ یہ کونسل ہر معاملہ میں سمجھوتہ کرانے کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتی ہے لیکن اگر ریاستوں کے ارکان کو یہ یقین ہو جائے کہ اقوام متحدہ کے ارباب ہر موقعہ پر صرف عدل وانصاف کا ہی رویہ اختیار کریں گے تو اپنے فیصلوں کو تکمیل تک پہنچانے کے اختیارات کا نقدان بھی زیادہ دیر تک اقوام متحدہ کے بین الاقوامی امن کے قیام اور ہر ماحول میں انسانی بہبودی کا کارآمد ہتھیار بننے میں سدراہ نہیں ہوگا۔"

اس وقت اقوام متحدہ کی کونسل کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ جو بھی فیصلہ کرتی ہے۔ اگر فریقین اسکو ٹھکرا دیں۔ تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ اپنے فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہرگز کوئی ذرائع نہیں رکھتی نہ تو اس کے پاس کوئی ایسی فوجی طاقت ہے۔ کہ وہ نہ ماننے والے فریق کو ماننے پر مجبور کر سکے۔ اور نہ وہ دوسری اقوام کی افواج سے ایسا کام لے سکتی ہے۔ بے شک موجودہ انجمن میں ایک فوجی محکمہ بھی بنایا گیا ہے۔ لیکن اس محکمہ کے قیام میں ابھی اتنی مشکلات ہیں۔ کہ ہم نہیں سمجھتے کہ مستقبل قریب میں یہ محکمہ کوئی موثر صورت اختیار کر سکے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اس لحاظ سے اقوام متحدہ فی الحال بالکل بے کار ہے لیکن اس کے باوجود اگر انجمن واقعی دنیا میں قیام امن کے لئے کچھ کرنا چاہتی ہے۔ تو ہمارے خیال میں اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ محض ابن الوقتی کے طریق اختیار نہ کرے اور نہ محض دفع الوقتی کے طور پر متنازعہ اقوام میں بغیر اس امر کا جائزہ لئے۔ کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ان میں صرف سمجھوتہ کرانے پر اپنا زیادہ وقت خرچ کرے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ بعض فریقین میں سمجھوتہ سے کوئی بات طے ہو جائے تو اس کا نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ لیکن مفید سمجھوتہ وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو فریقین خوشی خوشی منظور کر لیں۔ لیکن اگر سمجھوتہ بعض بیرونی اثرات کے ماتحت بالجبر کرایا جائے۔ تو اس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عدالت کو سمجھوتہ کی کوشش ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اس کا یہ مطلب ضرور ہے کہ اگر عدالت دیکھے کہ فریقین میں سے کوئی فریق اپنی رضامندی بعض بیرونی اثرات کے خوف سے دے گا۔ تو اسکو چاہیئے کہ بجائے فریقین میں سمجھوتہ کرانے کے عدل وانصاف کی راہ اختیار کرے۔ اور معاملہ کے ہر پہلو پر غور وخوض کر کے ایسا فیصلہ سنائے۔ جو اس کی ضمیر کے مطابق بالکل صحیح ہو۔ اور جس میں کسی فریق کی ذرا بھی رعایت ملحوظ نہ رکھی گئی ہو۔

عدالتیں اکثر اپنا بچھا چھوڑانے کے لئے کمزور فریق کو بالجبر سمجھوتے پر راضی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ عام عدالتیں تو بالجبر سمجھوتہ کرانے میں اپنے اختیارات تکمیل کی وجہ سے کامیاب ہو سکتی ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کی سی عدالت جس کو تکمیل کے کوئی اختیارات حاصل نہیں۔ ایسا سمجھوتہ نہیں کرا سکتی۔ اور اگر کرا بھی لے۔ تو اس کا فائدہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس فریق کو اس طرح نقصان ہو وہ بعد میں کبھی سمجھوتہ سے پھر سکتا ہے۔ اور عدالت کے کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔

اس لئے سمجھوتہ پر جو ضرورت سے زیادہ وقت صرف کیا جاتا ہے۔ وہ ضائع جاتا ہے۔ جیسا کہ فلسطین اور کشمیر کے معاملہ میں ہوا ہے ان دونوں معاملات میں اسی لئے وقت ضائع ہوا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل فریقین میں سمجھوتہ کرانے پر زیادہ زور دیتی چلی آئی ہے۔ بلکہ آج تک اس نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ محض سمجھوتہ کے نقطہ نظر سے ہی کیا ہے۔ سمجھوتہ پر اتنا زور دینے سے یہی نقصان نہیں ہوا۔ کہ وقت ضائع گیا ہے۔ بلکہ اس دوران میں ایسے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ جن سے فیصلہ کرنا اور بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اگر حفاظتی کونسل شروع میں ہی یہ تہیہ کر لیتی۔ کہ اس نے ان معاملات میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ خواہ کوئی فریق مانے یا نہ مانے۔ خواہ اسکو اپنے فیصلہ کی تکمیل کے اختیارات ہیں یا نہیں۔ تو ایک تو وقت ضائع نہ ہوتا اور دوسرے وہ جو فیصلہ کرتی۔ وہ عین حق وانصاف کے مطابق ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں زیادہ ہوشیار اور چالاک فریق کو بیرونی اثرات ڈالنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور ممبروں کو مجبوریاں پیش نہ آتیں۔ اب کشمیر کے معاملہ میں شروع شروع میں حفاظتی کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کا یہی اثر تھا۔ کہ انڈین یونین کی پوزیشن عدل وانصاف پر مبنی نہیں ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ شیخ عبداللہ مہاراجہ اور انڈین یونین کی توجوں کی موجودگی میں وہاں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہو سکے۔ اگر فیصلہ اس وقت دے دیا جاتا۔ تو یقیناً وہ صحیح ہوتا اور حفاظتی کونسل کی فتح کا ایک عظیم الشان معرکہ سمجھا جاتا۔ بے شک انڈین یونین اسکو برا مانتی۔ اور اس فیصلہ کا بظاہر کوئی فائدہ نہ ہوتا مگر حفاظتی کونسل کو عدل وانصاف کے پیش نظر اسکی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ افسوس ہے کہ حفاظتی کونسل نے انڈین یونین کو خوش کرنے اور اس کو کسی سمجھوتہ کی طرف لانے میں نہ صرف یہ کہ وقت ہی ضائع کیا۔ بلکہ اپنے عظیم الشان کارنامے کو بھی ہاتھ سے کھو دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ نہ تو فریقین میں سے کوئی ایک بھی خوش ہوا۔ اور نہ خود حفاظتی کونسل کے عدل وانصاف اور غیر جانبداری کا کوئی معیار قائم ہوا

انڈین یونین تو اس لئے اڑ بیٹھی ہے۔ کہ اس نے بھانپ لیا ہے۔ کہ حفاظتی کونسل کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ اور بیرونی اثر ڈال کر اس سے غیر منصفانہ فیصلہ لیا جا سکتا ہے۔ اگر اور بھی زور ڈالا جائے۔ تو اور بھی اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے انکار کی وجہ تو صریح ہے۔ اور تمام دنیا کی غیر جانبدار رائے عامہ اس کی تائید کرتی ہے۔ کہ اگر لوگوں کی رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ تو لوگوں کی رائے تمام بیرونی اثر سے مبرا ہونی چاہیئے۔ دنیا کا کوئی بھی حق پسند انسان اس پوزیشن کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

حفاظتی کونسل نے سمجھوتہ کے جوش میں حق وانصاف کا راستہ چھوڑ دیا۔ اس نے اپنی جرأت کے عوض میں ارزاں امن کو خریدنے کی کوشش کی۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ تو امن ہی ہوا اور نہ حفاظتی کونسل کا اپنا کوئی معیار حق وانصاف قائم ہوا۔

اعلان مقاطعہ

احباب مطلع رہیں کہ مندرجہ ذیل واقفین زندگی طلباء کو جامعہ احمدیہ (حال احمد نگر چنیوٹ) سے قادیان سے آنے کے بعد بلا اجازت بھاگ جانے اور ملازمت اختیار کرنے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مقاطعہ کی سزا دی ہے۔

(۱) حبیب احمد صاحب ولد مولوی چراغ الدین صاحب پنشنر کارکن دفتر قضا صدر انجمن احمدیہ لاہور

(۲) قاضی بشیر الدین صاحب ولد ماسٹر محمد حسین صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ضلع جھنگ

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

اعلان

عزیز محمد علی ابن چوہدری محمد دین صاحب مرحوم ساکن اوجلہ متصل گورداسپور کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ انکی پھوپھی (میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ) قضاء الٰہی سے فوت ہو چکی ہیں اس لئے وہ اپنی ہمشیرہ جہنداں کو جو اپنی پھوپھی مرحومہ کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ وہ عزیزہ آمنہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول چکوال کے پاس ہیں آکر لے جائیں۔ عزیز محمد علی جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ احباب جماعت سمندری ضلع لائلپور یا اس حلقہ کے احباب جن کو عزیز محمد علی کا علم ہو۔ وہ از راہ مہربانی عزیز محمد علی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر اجازت لی ہوئی چیزیں فوراً واپس کرنی چاہئیں

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

الفضل مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۷ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مضمون زیر عنوان "بلا اجازت کسی کا مال لینا کسی صورت میں جائز نہیں" شائع ہوا تھا۔ اس میں آپ نے ان دوستوں کو جنہوں نے قادیان یا دیگر مقامات میں دوسروں کی بلا اجازت چیزیں اور سامان لیا توجہ دلائی تھی۔ کہ ان کا یہ فعل سراسر ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ایسے دوستوں نے اس نصیحت پر کس حد تک عمل کیا۔ لیکن میں بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایسے دوستوں سے عرض کروں۔ کہ وہ فوراً حضرت میاں صاحب کی اس نصیحت پر عمل کریں ورنہ وہ خدا کے نزدیک مجرم ہونگے اور دوسرے بھائیوں کی لی ہوئی چیزیں اور سامان قیامت کے روز ان کی پشیمانی کا موجب ہونگے۔

قادیان پر عام حملہ ۴ر اکتوبر کو ہوا تھا۔ اس وقت مرزا عزیز احمد صاحب مقامی امیر تھے۔ اس وقت بعض دوستوں نے عورتوں اور بچوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے جن میں سے اکثر جلدی جلدی اپنے گھروں سے ننگے پاؤں نکل کر بورڈنگ ہوس میں جمع ہو گئے تھے۔ اور جن کے پاس اوڑھنے کے لئے بھی کوئی کپڑا نہ تھا اپنے لحاف وغیرہ پیش کر دیئے۔ اور بعض تاجروں نے اپنا قیمتی سامان بھی دیا تھا۔ اور دو تین بکس جوتیوں کے تاجروں نے تقسیم کرنے کے لئے دے دیئے تھے۔ لیکن ان کے علاوہ بعض دوستوں نے اپنے دوسرے بھائیوں کے گھروں سے از خود چیزیں نکالیں۔ اور اس خیال سے کہ شائد یہ سامان بھی سکھوں اور ہندوؤں کے قبضہ میں چلا جائے گا۔ اسے خود لے لیا۔ مرزا عزیز احمد صاحب کے لاہور چلے آنے کے بعد چونکہ میں امیر تھا۔ اس لئے میرے پاس بھی دوستوں کے شکائتی خطوط آئے ہیں۔ جن میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ان کی کتابیں اور سامان وغیرہ احمدی دوستوں نے لیا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ محلہ مسجد مبارک کے جن گھروں سے اشیاء نکالی گئی ہیں۔ وہ احمدی دوستوں نے ہی نکالی ہیں۔ اسی لئے میں نے انہی ایام میں جمعہ کے روز ایک دو خطبوں میں ایسے دوستوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ان کے لئے ایسا کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ جس جس دوست کی کسی دوست نے چیز لی ہے۔ وہ اسے واپس کرے۔

صحابہ کا نمونہ

میں ان دوستوں کو صحابہ کا اسوہ یاد دلاتا ہوں حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کنّا اذا ذھب لنا فرس او اَبَق عبد او ناقۃ الی العدو ثم ظھر المسلمون علی العدو نرد ذلک علی اربابہ ولم نقسمہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یرد الی المسلمین ما وجدہ من اموالھم عند العدو وکذلک کان یفعل خالد بن الولید وغیرہ۔ یعنی جب ہمارا کوئی گھوڑا یا غلام یا کوئی اونٹنی دشمن کے قبضہ میں چلی جاتی۔ اور پھر مسلمان دشمن پر غالب آجاتے۔ اور وہ چیزیں واپس مل جاتیں۔ تو ہم تقسیم نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ جن کی وہ چیزیں ہوتیں انہیں واپس دے دیا کرتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اکثر اوقات ایسا ہی کرتے تھے۔ اور جو چیزیں مسلمانوں کی دشمنوں کے قبضہ سے ملتیں۔ تو وہ ان کے مالکوں کو واپس فرمایا کرتے تھے۔ اور خالد بن ولید وغیرہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

اسی طرح عمران بن حصین فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ انصار میں سے ایک عورت کو دشمنوں نے قید کر لیا۔ وہ قید میں تھی۔ اور لوگ شام کے وقت چارپایوں کو اپنے گھروں کے سامنے جمع کیا کرتے تھے۔ ایک رات اس عورت نے اپنے کو قید سے چھڑا لیا۔ اور ایک اونٹ کے پاس آئی۔ اونٹ نے آواز نکالی۔ جب وہ کسی اونٹ کے پاس آتی۔ اور وہ آواز نکالتا۔ تو وہ اسے چھوڑ کر اگلے کے پاس جاتی۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضباء کے پاس پہونچی۔ اس نے آواز نہ نکالی۔ تب وہ عورت اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئی۔ جب دشمنوں کو علم ہوا۔ تو انہوں نے اس کا تعاقب کیا۔ لیکن عضباء نہائت اچھی اونٹنی تھی وہ اس تیزی سے چلی۔ کہ ان میں سے کوئی بھی اسے نہ مل سکا۔ اس عورت نے خوشی میں خدا کے لئے یہ نذر مانی۔ کہ اگر اللہ تعالے نے اسے نجات دے دی۔ تو وہ اونٹنی کو ذبح کرے گی۔ اور جب وہ عورت مدینہ پہونچی۔ اور لوگوں نے خوشی میں یہ کہنا شروع کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضبا آگئی ہے۔ تو عورت نے اپنی نذر کے متعلق عرض کیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے اس عورت سے اپنی اونٹنی کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور فرمایا سبحان اللہ یہ معاملہ اچھا ہے۔ کہ نذر یہ مانی کہ اگر اللہ تعالے نے اس اونٹنی کے ذریعہ اسے نجات دے دی۔ تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک العبد۔ کہ ایسی نذر جس میں معصیت کا رنگ پایا جاتا ہو۔ اس کی وفا لازم نہیں۔ اور نہ ہی ایسی چیز میں جس کا وہ مالک نہیں۔

اس واقعہ سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر دشمن کے قبضہ سے بھی کوئی شخص اپنے بھائی کی چیز چھڑا کر لے آئے تو وہ اس کا مالک نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ چیز جس بھائی کی ہے اسے واپس کرے لیکن قادیان میں جو کچھ ہوا۔ اور اسی طرح جو سامان کے لاہور پہونچنے پر بعض لوگوں نے کیا۔ وہ دشمن کے قبضہ سے نہیں لیا گیا۔ بلکہ اپنے بھائیوں کے گھروں سے چیزیں لی گئیں۔ اور لاہور سامان پہونچنے پر دوسروں کی چیزیں اٹھائی گئیں۔ جو بہر صورت واپس کرنی چاہئیں۔ اس لئے میں بھی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے الفاظ میں دوستوں کو توجہ دلا کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"بلکہ حق یہ ہے کہ یہ ایک قسم کی لوٹ ہے جس کی اسلام کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا۔ پس جن لوگوں نے ایسی حرکت کی ہے۔ اور ان کے پاس اپنے کسی بھائی کا مال موجود ہے تو انہیں چاہیئے کہ بلا توقف یہ مال اس کے مالک کو پہونچا دیں۔ اگر یہ مال ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ لیکن انہیں اس کا بدل پیدا کرنے کی توفیق ہے تو اس کے بدلے میں اسی مالیت کا ... مال پیش کر دیں۔ اور اگر ان کے لئے یہ دونوں صورتیں ممکن نہیں تو کم از کم سچی ندامت کے ساتھ مالک سے معذرت کے خواہاں ہوں کہ انہوں نے اس قسم کے حالات کے ماتحت غلط استدلال میں مبتلا ہو کر ان کا مال ضائع کر دیا۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس دنیا میں اپنی غلطی کا اقرار کر کے ندامت اٹھانا بہتر ہے کہ انسان قیامت کے روز تمام دنیا کے سامنے اپنی غلطی کی وجہ سے نادم و رسوا ہو۔

مہاجرین مظفر آباد کے محضر نامہ کا جواب

مہاجرین مظفر آباد نے قریباً چالیس افراد کے دستخطوں یا نشان ہائے انگوٹھا سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک محضر نامہ بھیجا ہے۔ کہ ان کی رہائش و خوراک وغیرہ کے لئے انتظامات کرائے جائیں۔ لیکن مکمل پتہ کسی ایک فرد کا بھی درج نہیں۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ کے ایما سے محضر نامہ کا جواب بذریعہ اخبار دیا جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے حالات کی درستی کے لئے دوران قیام راولپنڈی میں کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ اب صورت حالات درست ہو گئی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ جب خط لکھیں تو اپنا پتہ ساتھ لکھا کریں تاکہ جواب دیا جا سکے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے)

اعلان اخراج و مقاطعہ

نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی جن کی تعلیم پر سلسلہ کا سینکڑوں روپیہ خرچ ہوا ہے۔ لاہور آکر خود بخود ایک دواخانہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور جواب طلبی پر سراسر جھوٹ سے کام لیتے ہوئے غلط جوابات دیتے رہے۔ اس لئے سلسلے کے ساتھ اس غداری کی بناء پر انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کوئی دوست ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ اس اعلان کے پابند ان کے والد صاحب والدہ اور بھائی بہن اور دوسرے رشتہ دار بھی ہونگے۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست: میرا لڑکا عزیزم نور علی عرصہ ۴ ماہ سے لعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ یوسف علی فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ

از مکرم چوہدری محمود احمد صاحب لاہور

(قسط دوئم)

اصل بحث پر خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ یہ دیکھنے سے قبل کہ فلاں نوع ترقی کی طرف جا رہی ہے یا تنزل کی طرف اس امر کا فیصلہ کر لینا لازمی ہے۔ کہ اسی نوع کے انسانی زندگی میں مخصوص فرائض کیا ہیں ان فرائض کو منزل قرار دے کر رائے قائم کی جاتی ہے کہ وہ نوع ترقی کر رہی ہے یا تنزل ورنہ اگر منزل معلوم نہ ہو۔ تو رائے صحیح نہیں ہوگی مثلاً ایک شخص نے کراچی جانا ہے۔ اور اس طرف روانہ ہو گیا ہے اب جن کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اس روانہ ہونے والے شخص کا مقصد کیا ہے وہ اگر اس شخص کو دیکھ کر یہ رائے قائم کرے۔ کہ چونکہ یہ پشاور سے دور جا رہا ہے۔ یہ ترقی نہیں تنزل کی طرف گامزن ہے۔ تو اس کی یہ رائے غلط ہوگی یا ایک سپاہی کے متعلق یہ رائے ظاہر کرنا کہ وہ ترقی نہیں کر رہا۔ کیونکہ اس کی تحریر میں ادبی بلندی نہیں۔ حماقت ہوگی۔ سپاہی کے متعلق اگر ترقی یا تنزل کی رائے قائم کرنی ہے۔ تو اس کے نتائج ہونے کے لحاظ سے کرنی چاہیئے۔ تو عورت کی ترقی پر رائے زنی کرتے وقت اس کی منزل کا تعین ضروری ہے۔

جیسا کہ پچھلی قسط میں لکھا گیا ہے۔ انسانی زندگی کے ظاہراً دو حصے ہیں۔ ایک گھر اور دوسرے گھر سے باہر کے فرائض۔ مرد تو بہر حال گھر کے فرائض کی ادائیگی پر مامور نہیں کیا جا سکتا۔ گھر کے بعض قدرتی فرائض ہیں۔ جو مرد کے ذمہ نہیں لگائے جا سکتے۔ دوئم یہ کہ گھر کی دنیا توجہ اور وقت چاہتی ہے۔ کہ اگر مرد کے ذمہ گھر کے فرائض لگا دئے جائیں۔ تو گھر سے باہر کے فرائض کی ادائیگی سے وہ مجبور ہو جائیگا۔ عورت ہی گھر کے فرائض کے لئے موزوں ہے گھر جیسی اہم اور نازک دنیا کو بغیر مستقل نگرانی اور دیکھ بھال کے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ گھر میں رہائش کے ضمن میں تمام ضروریات کی دیکھ بھال بچوں کی پرورش اور تربیت گھر کے فرائض کے اجزاء ہیں۔ یہ کام کسی دوسرے کے سپرد کر کے صحیح اور بہتر نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

خصوصاً بچوں کی تربیت اور پرورش میں جو حصہ والدین کی ذاتی محبت بھری اور اخلاص بھری توجہ کا ہو سکتا ہے وہ ایک تنخواہ دار ملازم کی خدمت سے میسر نہیں آ سکتا

ایک کاریگر اپنے بنائے ہوئے آلات اور اشیائ کو سراہتا ہے اور ماحول کے مضر اثرات سے ان کو محفوظ رکھنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ اور ان کو محبت سے رکھتا ہے۔ مگر دوسرے کے دل میں ان کے لئے وہ جذبات نہیں ہوتے۔ بچے چونکہ والدہ کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے اس کی محبت بہت بلند ہوتی ہے۔ اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ ان کے صحیح انسان بننے میں کوئی کمی رہ جائے مگر ایک ملازم سے ایسے جذبات کی توقع رکھنا انسانی فطرت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ پس عورت کی اصلی منزل زندگی تربیت و پرورش اولاد ہے۔ یہ فرض۔ اتنا وسیع ہے اور اتنا اہم ہے کہ قوم کے ساتھ غداری ہوگی۔ اگر اس کو نظر انداز کر دیا جائے یا کم وقعتی کی نظر سے دیکھا جائے عورت کے ہاتھ سے اولاد کی تربیت پر قوم کی آئندہ نسل کا انحصار ہوتا ہے۔ نپولین نے کہا ہے "تم مجھے اچھی مائیں دیدو۔ میں تمہیں بہترین قوم دیدونگا" ماں سے مراد ایک دفتر میں کام کرنے والی عورت نہیں۔ یا فوج میں فوجی پریڈ کرنیوالی عورت نہیں ہے یا ریل میں ٹکٹ دیکھنے والی عورت نہیں۔ کیونکہ یہ سب کام مرد بھی کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں کے ہیں اگر یہ مراد ہوتی۔ تو اس نے یہ کیوں نہ کہا کہ مجھے ایک "اچھا باپ دیدو" اصل میں اس کی مراد یہ تھی کہ عورت جو ماں بنکر بچوں کی تربیت کرے۔ ان کی پرورش کرے۔ وہی قوم بنانے والی ہے اور اسی کے وجود سے قوم کی شان قائم رہ سکتی ہے۔ ایک عورت کلرک بن کر بچوں کی تربیت نہیں کر سکتی۔ پائلٹ بن کر بچوں کی تربیت نہیں کر سکتی۔ صرف ماں بن کر اولاد کی تربیت کر سکتی ہے۔

ایک محکوم یعنی بے اختیار چیز مثلاً درخت کی نگرانی کی اگر ضرورت ہے تو ایک با اختیار وجود یعنی بچے کی بہت زیادہ دیکھ بھال کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ ایک تو ماحول کا اثر از خود ایک نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ پھر ایک با اختیار انسان اگر اس ماحول کی طرف مائل ہو جائے۔ تو وہ خود بھی اس کے اثر کے نیچے زیادہ تر اس ڈھانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ گویا ایک بے اختیار چیز تو ماحول کا صرف لازمی اور غیر ارادی طور پر اثر لے گی۔ مگر با اختیار وجود ارادۃً بھی اس اثر کو بڑھا لے گا۔ اس صورت میں گویا انسانی بچہ کی پرورش اور تربیت کائنات میں سب سے مشکل بڑا اہم اور پیچیدہ کام ہے اتنے بڑے کام کے نگران وجود یعنی عورت کی ترقی اسی میں ہے کہ وہ اس فرض کی ادائیگی میں منہمک رہے۔ اور کما حقہٗ اس کو سرانجام دے۔ اس سے متعلقہ علم بھی سیکھے۔ گھر کی چار دیواری میں اس کا عملی تجربہ بھی حاصل کرے۔ اور اس کو اپنا فرض تصور کرے۔

اس امر کا ذکر بے موقع نہ ہوگا کہ بعض نو تعلیم یافتہ دماغ عورت کو بچوں کی تربیت کے لئے مخصوص کر دینا عورت کی ہتک سمجھتے ہیں۔ کیا مرد جو جانوروں کی نگرانی کرتے ہیں۔ ویٹرنری ڈاکٹر جو مویشیوں کے معالج ہوتے ہیں اور ان کی بہبودی میں کوشاں رہتے ہیں اور جانوروں سے متعلقہ علم میں تحقیق کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ افراد جو اصطبل کے نگران ہوتے ہیں۔ کیا یہ سب ہتک آمیز کام کرتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا انسان کے بچے کا نگران مقرر ہونا ہتک ہے۔ اصل میں ایسے لوگ دوربین نہیں ہوتے۔ تنگ نظر ہوتے ہیں۔ عورت کے آزادانہ سوسائٹی میں مردوں کے ساتھ ملنے جلنے کی عارضی لذت کو مد نظر رکھتے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ عورت قوم کی معمار ہے۔ اس کے فرض کی ادائیگی اس کے وجود کی تخلیق کی اصل غرض ہے۔ وہ قوم کی نسل کی محافظ اور نگران بلکہ محسن ہے۔ اس کا گھر رہنا ہی مفید ہے

اب اگر عورت کے متعلق رائے ظاہر کرنا ہو کہ آیا وہ ترقی کر رہی ہے یا پردہ اسکی ترقی میں روک ہے۔ تو اس اصول پر سوچنا چاہیئے کہ آیا عورت کے گھر رہ کر اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں پردہ روک ہے۔

پردہ عورت کو باہر کھلے بندوں جانے سے روکتا ہے۔ مگر وہ بچوں کی تربیت میں قطعاً مانع نہیں۔ بلکہ پردہ اسی امر میں ممد ہے پردہ دار عورت گھر میں بہر حال زیادہ وقت دیگی اور تربیتی فرض کی ادائیگی زیادہ اچھی طرح کر سکیگی۔ پردے کا نہ ہونا بیشک عورت کے اس فرض کی ادائیگی میں ایک مضر عنصر ہے۔ بے پردہ عورت کے وقت کا ایک کا حصہ عقلاً اور عملاً گھر سے باہر گذرے گا۔ کیونکہ انسانی فطرت کے اقتضاء کے ماتحت بے پردہ عورت باہر کی دلچسپیوں اور مردوں سے آزادانہ ملنے سے گھر سے باہر وقت گذارنے میں لذت محسوس کرے گی۔ تو پردہ نہیں بلکہ بے پردگی عورت کی حقیقی ترقی میں روک ہے

حصول علم کے لئے عورت کو اجازت ہے کہ پردہ کی مناسب پابندی سے وہ علم سیکھے اور کبھی مردوں کے ساتھ ڈیوٹی یا فرض کے طور پر کسی کام میں شرکت کرنا پڑے تو بھی پردہ ملحوظ رکھتے ہوئے اس کام میں حصہ لے سکتی ہے۔ اس عام اصولی اجازت سے یہ مراد نہیں کہ عورت ایسے موقع پر پردہ کی روح کو نظر انداز کر دے۔ پردہ فرض ہے۔ اور بوقت ضرورت مردوں کے ساتھ پردہ کی پابندی ملحوظ رکھتے ہوئے کسی کام میں شرکت کی رعایت محض اجازت۔ اگر پردہ کی روح پر زد پڑتی ہو تو عورت کو ایسے علم کے حصول یا ایسے کام کی انجام دہی سے پرہیز لازمی ہے۔ عورت کی عفت اور عصمت دنیا کے علموں سے کہیں زیادہ وقعت رکھتی ہیں۔ ایسا علم نہ سیکھنے سے بے شک عورت میں کمی رہ جائیگی۔ مگر دوسری صورت میں عورت عورت کے وجود کے لئے باعث عار بن جائے گی۔

تربیت اولاد اس قدر مقدس اور وسیع فرض ہے کہ اگر عورت اس سے تعلق رکھنے والے علوم سیکھے اور ان میں ترقی کرے۔ تو وہ قوم پر بہت بڑا احسان کرنے والی ہوگی۔

عورت کا کلرک کے طور پر دفتر میں بیٹھنا یا ہاکی کے گراونڈ میں جانا عورت کی ترقی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مگر انسانی زندگی کے اہم ترین ادارہ یعنی گھر کی نگرانی اگر عورت کے سپرد کر دی جائے۔ تو نئی روشنی والے اسکو عورت کا تنزل تصور کرتے ہیں۔ یہ زندگی کا نہایت ادنیٰ تصور ہے۔

یہاں تک اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ پردہ عورت کی ترقی میں روک نہیں۔ اب ہم اس امر پر بحث کرتے ہیں کہ پردہ قوم کی ترقی میں بھی روک نہیں

مضمون کے پہلے حصہ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ عورت کا پردہ کو ملحوظ رکھنا۔ اس کے قوم کی بنیاد کو مضبوط کرنیوالے فرض کی طرف زیادہ مائل رہنے کا موجب ہوگا گویا پردہ قوم کی ترقی کا باعث ہوگا۔

دوئم یہ امر قابل تعجب ہے کہ مسلمان باوجود پردہ کے پابند ہونے کے۔ بڑے بڑے ملکوں پر قابض ہو گئے مسلمان بے کس تھے اور غریب۔ مگر مغلوب حکومتیں متمول اور جاہ و حشمت

رکھتی تھیں۔ وہ حکومتیں بہت بڑی فوجیں رکھتی تھیں۔ مسلمان اکیلی قوم تھی۔ مگر وہ قومیں یکجا جمع ہو جایا کرتیں۔ مسلمانوں میں پردہ کا رواج تھا۔ مگر مخالف قوموں کی تاریخ میں پردہ کا نام تک نہیں تھا۔ اس تمام فرق کے باوجود پردہ کی پابند قوم نے بے پردہ قوموں پر غلبہ حاصل کیا تھا کہ آدھا یورپ مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اگر قومی ترقی سے مراد حکومت کا حصول اور اس کی توسیع ہے۔ تو پردہ مسلمانوں کی ترقی میں روک نہ بنا۔ اگر قومی ترقی سے مراد شجاعت ہے۔ تو پردہ کے رواج کے باوجود مسلمانوں میں بے مثال شجاعت موجود تھی۔ عقل کیا باور کر سکتی ہے کہ قوم کے بچوں کے شفیق نگران وجود کو اگر ادارہ تربیت دگھا ہیں زیادہ سے زیادہ وقت دینے پر مجبور کیا جائے۔ تو یہ امر قوم کی ترقی میں روک ہو جائے گا۔

آج اگر مسلمان مغلوب نظر آتا ہے تو پردہ کی وجہ سے نہیں جن وجوہ کی بناء پر پردہ کو ملحوظ نہ رکھنے والی قومیں ایک دوسری پر غالب آتی ہیں۔ انہیں وجوہ کی بناء ایک بے پردگی والی قوم پردہ کی پابند قوم پر غالب آ سکتی ہے۔ اگر بے پردگی ہی مغلوب ہونے کی وجہ ہے۔ تو کیوں اسی پردہ کی پابند قوم نے ایک زمانہ میں بڑی بڑی حکومتوں کو ہلا دیا اور اتنی سرعت سے غلبہ حاصل کیا۔ کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

چند ایک سے عرصہ تک حکمران رہے۔ اور اب بھی مسلمان حکومتیں موجود ہیں۔ گو کمزور۔ مگر ویسے ہی جیسے کہ بے پردہ قومیں بھی کمزور ہوتی ہیں۔ یہ سیاسی دور میں ہوا کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور اگر قومی ترقی سے مراد انسانی اخلاق کی بلندی ہے تو بے پردگی بالبداہت انسانی اخلاق کی مخرب ہے۔

بے پردگی کو قومی ترقی میں ممد قرار دینے والے ہمیں بتائیں۔ کہ بے پردگی کی حامی قوموں میں کتنی عورتوں نے کیا کیا کارنامے کئے

. . . .

. . . . پردہ کی پابند عورتوں نے نہیں کیا مسلمان باپردہ عورتوں کے جنگی کارنامے اب تک تاریخوں کی زینت ہیں مسلمان باپردہ عورتوں نے حکومت کی اور قابلِ فخر رنگ میں کی۔ مسلمان باپردہ عورتوں نے ادب میں حصہ لیا اور نمایاں اور بلند معیار کا حصہ لیا۔ نامور مسلمان باپردہ عورتوں کی تعداد بے پردہ نامور عورتوں سے کم نہیں۔

پس پردہ نہ تو عورت کی ترقی میں روک ہے۔ اور نہ قوم کی ترقی میں روک ہے

تیسری قسط میں اس حصہ مضمون پر روشنی ڈالی جائے گی۔ کہ اسلامی پردہ کس شکل میں لازمی ہے

مشرقی پنجاب سے آنیوالے موصی صاحبان

مندرجہ ذیل موصیان جو مشرقی پنجاب سے تشریف لائے ہیں۔ وہ اپنے اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(دفتر بہشتی مقبرہ)

- میاں احمد دین صاحب زرگر قادیان وصیت ۲۱
- قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی " " ۳۷
- منشی سکندر علی صاحب بھینی بانگر " ۴۲
- صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام صاحب مرحوم قادیان " ۱۳۳
- ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی " " ۱۴۴
- چوہدری غلام قادر صاحب سنگھڑ وعلہ ضلع جالندھر " ۱۵۲
- مستری دین محمد صاحب دار الفتوح قادیان " ۲۶۰
- شیخ نور الدین صاحب " " " ۲۹۵
- ملک نادر خان صاحب پنشنر دار الرحمت " " ۳۰۴
- منشی نور محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک " " ۳۲۳
- رسول بی بی صاحبہ والدہ خواجہ علی صاحب بھیم " " ۳۳۵
- منشی غلام حیدر صاحب دار الرحمت " " ۳۶۰
- چوہدری حاکم دین صاحب دوکاندار " " ۴۰۵
- سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ نور دین صاحب دار الفتوح " ۴۱۶
- سلطان علی صاحب بھیر وچیچی ضلع گورداسپور " ۴۸۲
- مولوی غلام رسول صاحب افغان شیر فروش قادیان " ۴۰۶
- نانک صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور حال " " ۴۸۶
- منشی عبدالحق صاحب ڈالہ بانگر حال قادیان " ۴۹۰
- اکبر علی صاحب بھیر وچیچی ضلع گورداسپور " ۵۰۲
- منشی غلام حسین صاحب ریٹائرڈ سشن کورٹ انسپکٹر " ۵۲۸
- برکت بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵۹۶
- اللہ دتا ولد سکھن دار البرکات قادیان وصیت ۶۱۸
- بنی بخش ولد حضند و ساکن رائے پور کپور تھلہ " ۶۴۷
- مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی دار البرکات " ۶۵۶
- زینب بی بی صاحبہ اہلیہ بھائی محمود احمد صاحب دار الرحمت " ۶۹۰
- چوہدری عبد المنان صاحب کاٹھ گڑھ " ۷۵۱
- حکیم رحمت اللہ صاحب مالک دار الشفاء دار الرحمت " ۷۶۲
- مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ریاست پٹیالہ " ۸۲۴
- منشی عطا محمد صاحب ریٹائرڈ دار الفضل قادیان " ۸۳۵
- بابو غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھٹہ دار الرحمت " ۸۳۶
- بابو محمد عزیز الدین ولد مولوی وزیر الدین بکیریاں حال دار الرحمت وصیت ۸۳۷
- بابو عبد الحمید صاحب ولد مولوی محی الدین صاحب مرحوم حال قادیان ۸۸۱
- میاں فقیر محمد صاحب موچی سیکھواں ضلع گورداسپور وصیت ۹۱۲
- بابو محمد عبد اللہ صاحب ولد شہاب دین زمانہ ہجوم بہار وصیت ۹۳۴
- سید حافظ عبد السلام صاحب فنانس نئی دہلی وصیت ۹۸۸
- سید حسن شاہ صاحب حلوائی دار الضعفاء قادیان وصیت ۹۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ جات مطلوب ہیں

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان میں سے کسی کا پتہ علم ہو یا اگر بدست خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو براہ مہربانی اپنے اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۱) شیخ محمد یعقوب صاحب ولد شیخ اللہ داد صاحب فتح پوری دہلی

(۲) حکیم عبد الرحیم صاحب انور سابق انسپکٹر بیت المال سکنہ بنگہ ضلع جالندھر

(۳) عبد اللطیف صاحب ولد مولوی بیداد محمد حسین صاحب محلہ دار الفضل قادیان

(۴) چوہدری نصر الدین صاحب ولد میراں بخش صاحب سکنہ قادیان

(۵) شیخ محمد حنیف صاحب ولد شیخ محمد لطیف صاحب اور سیر ننگل درکس ضلع ہوشیار پور

(۶) محمد اسمٰعیل صاحب فرخ آباد پوری ملازم ملٹری ۱۶۰۰۳۶

اعلان تفسیر کبیر جلد اول (سورۃ بقرہ) عنقریب شائع ہونیوالی ہے؟ یہ جلد صرف ان اصحاب کے نام ریزرو کی جائے گی۔ جو ۵/۸/- روپے فی جلد نسخہ کے حساب سے پیشگی رقم جمع کروا دیں گے۔ رقم پیشگی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام پر آنی چاہیئے (نوٹ) غیر مجلد مبلغ -/۴ روپے مجلد کی صورت میں حسب حالات کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

امیدواران امتحان میٹرک توجہ کریں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے لئے ایک دینیات کلاس جاری کیا کرتی ہے۔ اس سال بھی یہ کلاس جاری کی جائے گی۔ میٹرک کے امتحانات شروع ہیں۔ طلباء امتحان سے فارغ ہو کر اپنی تعطیلات کا مفید استعمال کریں۔ اور اس دینیات کلاس برائے میٹرک طلبہ میں داخل ہوں۔

اس کلاس میں ترجمہ قرآن کریم۔ یعنی فقہی مسائل۔ عربی وغیرہ کے علاوہ ابتدائی صرف و نحو بھی سکھائی جائیں گی۔

قائدین مجالس اس اعلان کو تمام ایسے طلبہ تک پہنچا دیں۔ جو اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اور انہیں تحریک کریں کہ وہ اس بیس روزہ کلاس میں ضرور شامل ہوں۔ یہ کلاس لاہور میں کھولی جائے گی۔ اصل تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ امیدواروں کے نام جلد از جلد دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور میں آنے ضروری ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نوجوانان احمدیت توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہر جماعت میں جہاں ۱۵ سے ۴۰ سال کے نوجوان موجود ہیں۔ نہایت ضروری امر ہے۔ خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی ایک فوج ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے لئے حصوں میں تقسیم فرمایا۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ و اطفال احمدیہ۔ پس چاہیئے کہ مجالس کی تنظیم کی جاوے اور جہاں مجالس قائم ہیں وہاں مجالس کے لائحہ عمل پر عمل کرنے کی جدوجہد شروع کی جاوے۔ خدام الاحمدیہ کا

(مضمون بقیہ صفحہ ۲)

نماز کے بعد بہت تیز بخار ہو گیا۔ حیرت کی بات تو یہ ہے۔ کہ آپ کو تمام عمر کبھی بخار نہ ہوا تھا۔ ان دنوں دونوں بڑے بھائی صاحبان ہندوستان میں تھے۔ جن کا اباجان کو بہت فکر تھا۔ ان کے علاوہ دو منجھلے بھائی جان اور چھوٹا جو اس وقت گیارہ سال کا ہے۔ ہمارے پاس تھے۔ مگر اس دن منجھلے دونوں بھی شہر گئے ہوئے تھے۔ عشاء کے وقت وہ آئے اباجان ان سے کپکپاتے لفظوں میں ہی قادیان کے متعلق پوچھتے رہے۔ اس کے بعد چھوٹے بیٹے کو سینے سے لگا کر روتے رہے بارہ بجے کے بعد بخار بھی اتر گیا۔ اور آپ اچھی طرح سوئے رہے مگر جب صبح نماز تہجد ادا کر رہے تھے۔ پھر لرزہ شروع ہو گیا۔ اور ساتھ ہی تیز بخار بھی۔ جو کہ دس بجے کے قریب اتر گیا۔ کمزوری بہت تھی۔ پھر عین ظہر کی نماز کے وقت کپکپی سے آ گیا۔ اب حالت بہت تشویشناک تھی۔ اس وقت امی جان نے حضور ایدہ اللہ کو دعا کے لئے لکھ بھیجا

اجنبی ہونے کی وجہ سے تمام ماڈل ٹاؤن میں سے کوئی ڈاکٹر نہ مل سکا۔ پھر ہمارے ہمسائے جن کا نام شریف صاحب ہے آئے اور نہایت کوشش کے بعد ایک دفعہ جی ڈاکٹر کو لائے۔ جب باہر ان کے آنے کی آواز آئی۔ اباجان نے آنکھیں کھول لیں اور پوچھا کہ کون آیا ہے۔ کسی نے جواب دیا بھائی شریف صاحب ڈاکٹر کو لے کر آئے ہیں۔" آپ نے بمشکل فرمایا۔ "شریف صاحب بہت ہی شریف آدمی ہیں انکو میری طرف سے جزاک اللہ کہہ دینا یہ آپ کی آخری بات تھی۔ جو کہ آپ نے ہوش میں کی۔ ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا۔ کہ آپ کے دل اور دماغ پر بہت سخت حملہ ہوا ہے۔ اور کمزوری بہت ہے۔

آپ عالم بے ہوشی میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہے۔ ایک دفعہ ہم نے سنا۔ آپ پڑھ رہے تھے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ؕ ہم سب اباجان کے پاس بیٹھے تھے اور عالم بے خودی میں منہ سے خود بخود دعائیں نکل رہی تھیں۔ اور میں دعا پڑھ رہی تھی۔ اشف انت الشافی ..... آپ نے فرمایا پڑھو۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور پھر میں یہی پڑھنے لگی۔

آخری دم تک حال پوچھنے پر "اچھا ہے"۔ کہتے رہے حتیٰ کہ آخری دفعہ جب کان کے پاس منہ لے جا کر پوچھا گیا۔ تو جواب میں آپ کی آنکھیں نیم وا ہوئیں اور اشارۃً سمجھایا کہ حالت اچھی ہے۔

اس سے چند منٹ پہلے آپ نے فرمایا تھا کھڑکیاں دروازے کھول دو وہ آ گئے ..... اماں آ گئیں ..... راضیہ رضا ....

پھر چند لمحوں بعد اچانک آپ کے چہرہ مبارک پر چمک سی پیدا ہو گئی۔ اور ہونٹوں پر ایک لطیف سی مسکراہٹ۔ پیشانی بے حد منور تھی۔ بھائی جان وغیرہ نے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا۔ مگر آپ تو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ مسکراتے ہوئے اور خوش خوش۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کس قدر خوش تھے۔ یہ آپ کا چہرہ بتا رہا تھا اس وقت میں نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ یہ جمعۃ المبارک کی آخری مقدس گھڑیاں تھیں۔ قبرستان میانی لاہور میں امانتاً دفنایا گیا۔ انشاء اللہ آپ کو قادیان ملنے پر وہیں لے جائیں گے۔ جو کہ آپ کی محبوب ترین بستی ہے۔ اور جس کے لئے آپ نے اپنے آباء و اجداد کے وطن کو چھوڑ کر اسے اپنا پیارا وطن بنا لیا تھا۔ اور اس کے لئے آپ تمام رستہ لڑکوں میں بیٹھ کر "اے قادیان دار الامان" گاتے ہوئے اور روتے ہوئے آئے تھے۔

وفات سے پیشتر آپ اکثر فرماتے۔ مجھے کسی قسم کے سامان کا فکر نہیں۔ صدمہ ہے تو یہ پیارے قادیان، بہشتی مقبرہ اور منارۃ المسیح کا۔ خدا انہیں قیامت تک سلامت رکھے امین۔

اباجان (خدا آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے) بے حد سادہ مزاج تھے۔ اور سخی بھی پرلے درجے کے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں جب بہت چھوٹی تھی۔ ہر سال ایک آدمی آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ میں وہ ہوں۔ جسے آپ نے پچھلے سال اپنی پگڑی دی تھی۔ آپ مسکراتے اور اپنی پگڑی جو کہ آپ نے اس وقت پہنی ہوتی اتارتے۔ اور اُسے دے دیتے۔ پچھلے دو تین سال سے وہ شخص نہیں آیا تھا۔ آپ اکثر اسے یاد کرتے اور کہتے معلوم نہیں وہ کیوں نہیں آتا۔

اور ایک دفعہ جب کہ لٹھا وغیرہ بالکل نایاب تھی۔ بڑی مشکل سے آپ کے لئے صرف دو قمیضوں کے لئے ململ مل سکی۔ ابھی آپ پہن کر بیرونی برآمدے میں بیٹھے ہی تھے اور میں آپ سے انگلش اور عربی پڑھ رہی تھی۔ کہ ایک فقیر آیا اور کوئی پھٹا پرانا کپڑا مانگا۔ اباجان مرحوم نے اسی وقت اپنی قمیض اتاری اور اسے دیدی۔

آپ اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال بہت رکھتے دوسروں کو خوش دیکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے میں بھی نہ رکتے۔ جو کہ ان کی طاقت کے موافق ہوتی۔ خواہ کتنی ہی آندھی ہوتی۔ یا بادل جھکے ہوتے آپ مسجد میں جانے سے کبھی نہ گھبراتے حتیٰ کہ بارش میں بھی جب کہ ہر جگہ دلدل سی بن جاتی۔ آپ بخوشی مسجد روانہ ہو جاتے۔

ایک دفعہ منع کرنے پر فرمانے لگے "تم لوگ کیا جانو۔ بتائیس گنا زیادہ ثواب ہونے کے علاوہ وہاں لوگ میرا کس قدر شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ اور جب میں مسجد کے دروازے میں قدم رکھتا ہوں۔ تو لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور خوشی میں خود بخود کہنے لگتے ہیں "رحمتیں آ گئیں۔ برکتیں آ گئیں"

میں اکثر سوچا کرتی۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی اور اباجان کی طبیعت میں کس قدر مشابہت ہے۔

آخر کیوں؟ مگر کبھی سمجھ نہ سکی۔ مگر جب حضرت مولوی صاحب مرحوم مغفور کا مضمون پڑھا جو کہ انہوں نے اباجان مرحوم و مغفور کے متعلق اپنی وفات سے چند دن پیشتر لکھا تھا۔ مگر شائع بعد میں ہوا۔ پڑھ کر معلوم ہوا کہ اباجان ان کے شاگرد رہ چکے ہیں۔ کس قدر مکمل نمونہ استاد ہی کوئی شاگرد اس قدر مکمل نمونہ بنا ہو یہ سادگی یہ سخاوت یہ خاکساری اور یہ رحمدلی شاید انہیں سے ہی سیکھی تھی آپ نے میں حیران سی رہ گئی۔

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

بشیر عالم ولد محمد عالم قوم گوجر سکنہ موضع کولیاں حسین۔ تحصیل کھاریاں

بنام:۔ سنت رام ولد نانک چند قوم کھتری۔ سکنہ گجرات حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن $\frac{۱۴}{۸}$ کنال رقبہ کولیاں حسین تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا۔ اس لئے اس کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر اسے اس پر اعتراض فک الرہن ہو تو وہ مورخہ ۲۲/۵/۴۸ کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار منجانب حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

محمد حسین ولد رحمت خان قوم جٹ وڑائچ سکنہ جلال پور جٹاں تحصیل گجرات

بنام

منوہر لال۔ راجندر لال و کرشن لال بالغان۔ جگدیش نابالغ بولایت منوہر لال برادر حقیقی خود پسران سورج پرکاش سکنہ جلال پور جٹاں۔ حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن موازی $\frac{۸}{۳}$ کنال نمبر خسرہ $\frac{۵۵}{۴۰ \cdot ۵۱}$ کا $\frac{۱}{۲}$ حصہ و ۲۰۰۶/۷ اغیر ممکن چاہ نمبر جاری کا $\frac{۱}{۵}$ حصہ در رقبہ جلال پور جٹاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ اس لئے سوائے اس کے کہ اخبار میں مشتہری کرائی جائے۔ اور کوئی صورت کی تعمیل ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اجمالاً مشتہری کرائی جاتی ہے۔ کہ فریق ثانی کو اگر کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز مورخہ ۱۸/۵/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

خواجہ ولد تاجہ و کرماں ولد نتھو۔ بولا و نور احمد پسران مہر اللہ دین ولد فضل داد قوم گوجر سکنہ کولیاں حسین تحصیل کھاریاں

بنام:۔ ملکراج بنام کرم چند۔ جیولی رام و مہر داری لال پسران رائے بہادر بسند داس مہر چند و چونی لال پسران رام چند قوم کھتری سکنہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن اراضی تعدادی $\frac{۱۳}{۱۲}$ کنال رقبہ کولیاں حسین تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی جو کہ مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اجمالاً مشتہری کرائی جاتی ہے۔ کہ اگر فریق ثانی کو کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۲۲/۵/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ حاضری اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز ہو سکتی ہے۔

مہر عدالت دستخط حاکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکوں کی ایک پارلیمنٹ

ہیگ ۱۰ رمئی۔ کل مغربی یورپ کے ۱۶ ملکوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اس امر پر بحث کی گئی کہ مغربی یورپ کے لئے ایک پارلیمنٹ قائم کی جائے فرانس کے نمائندے نے اپنی تقریر میں کہا کہ پارلیمنٹ کا قیام بہت جلد عمل میں آنا چاہیئے۔ مغربی یورپ میں ایک آئین ساز اسمبلی قائم ہونی چاہیئے۔ جس میں ۱۰ لاکھ باشندوں کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک ایک نمائندہ بھیجنا چاہیئے۔ اس سال کے آخر تک آئین ساز اسمبلی کے ممبروں کے انتخابات ہو جانے چاہئیں۔ برطانوی نمائندے نے کہا کہ اتنی جلدی قدم اٹھانے سے فائدے کی بجائے نقصان پہنچے گا۔

قائد اعظم اور پنڈت نہرو کی نشری تقریریں

لندن ۱۰ رمئی۔ ملبورن (آسٹریلیا) ریڈیو قائد اعظم اور پنڈت نہرو کی تقریروں کے ریکارڈ براڈ کاسٹ کئے گئے۔ قائد اعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ پاکستان کے اس وقت کے حالات بالکل ویسے ہی ہیں جیسے آسٹریلیا کو شروع شروع میں درپیش تھے۔ پاکستان ایک نئی سلطنت ہے۔ جس طرح آسٹریلیا نے شروع شروع میں بڑی غلطیاں کی تھیں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ پاکستان سے بھی کئی غلطیاں سرزد ہوں لیکن پاکستان بھی آسٹریلیا کی طرح ضرور کامیاب ہوگا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا افسوس ہے کہ بعض ملک بین الاقوامی معاملات کو سلجھانے کی بجائے دُنیا کے لئے ایک نئی گتھی پیدا کر رہے ہیں۔

سکھوں کے باہمی اختلافات

نئی دہلی ۱۰ رمئی معلوم ہوا ہے کہ اکالیوں کی دونوں پارٹیوں کے اختلافات کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی جارہی ہے ان میں سے ایک پارٹی کے لیڈر تارا سنگھ ہیں۔ اور دوسری پارٹی کے لیڈر اودھم سنگھ ناگوکے۔ تارا سنگھ نے اپنی جو نئی پارٹی قائم کی ہے۔ اس کا نام گورمکھ مہاسبھا گن رکھا گیا ہے۔ اس پارٹی کا اجلاس ایک مہینے تک امرتسر میں منعقد ہوگا۔ اودھم سنگھ ناگوکے نے اپنی پارٹی کا نام شہیدی پارٹی رکھا ہے۔

ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان کی گورنر مشرقی پنجاب سے ملاقات

شملہ ۱۰ رمئی۔ آج میجر جنرل عبدالرحمٰن ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان متعین شملہ گورنر مشرقی پنجاب سے ملاقات کی۔ آپ جمعرات کو جنید۔ پٹیالہ اور نابھہ کی طرف روانہ ہو جائینگے۔ جہاں آپ اعلیٰ افسروں پر زور دینگے کہ جو مسلمان آفیسر چھپی ہوئی مسلم عورتوں کو برآمد کرانے آرہے ہیں وہ ان سے پورا تعاون کریں۔

سر ظفر اللہ خاں کی روانگی نے عربوں کو ایک قابلِ قدر اور بیش قیمت امداد سے محروم کر دیا

لندن ۹ رمئی۔ اسٹار کا خصوصی نامہ نگار مقیم لیک سکیس رقمطراز ہے کہ سر ظفر اللہ خاں کی روانگی نے عرب وفود کو ایک بیش قیمت امداد سے محروم کر دیا ہے۔ جو کہ وُہ ان سے فلسطین کے مسئلہ پر اب تک حاصل کر رہے تھے جس عزت کی نگاہ سے پاکستان کے وزیر خارجہ کو عرب وفود یہاں دیکھتے تھے اس کا مظاہرہ یہاں اس طرح ہُوا کہ تمام کے تمام عرب وفود سر ظفر اللہ خاں کو الوداع کہنے کے لئے گارڈیا کے ہوائی مستقر پر پہنچے۔ یہ محض تواضع نہیں تھی بلکہ اپنے ایک محسن کے لئے ہدیہ شکرانہ تھا۔ عرب آپ کی امداد سے محروم ہو جائینگے۔ لیکن وُہ ان نازک دِنوں میں آپ کی امداد کے بہت ہی شکر گزار ہیں۔ اب وُہ اس موجودہ اجلاس کی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں۔ کیونکہ انتداب کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان حیدر آباد پر حملہ کرنا نہیں چاہتا، بلدیو سنگھ کی تقریر

پونا ۱۰ رمئی۔ مسٹر بلدیو سنگھ نے پونا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند یہ نہیں چاہتی کہ وُہ حیدر آباد پر حملہ کر دے اس کا یہ منشا بھی نہیں کہ حیدر آباد کو ہندوستان میں شامل کرنے پر مجبور کرے حکومت ہند صرف یہ چاہتی ہے کہ حیدر آباد کے عوام کو حیدر آباد کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے۔

پونچھ کے علاقے میں گھمسان کی لڑائی

تراڑکھل ۱۰ رمئی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آج پونچھ کے علاقے میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مجاہدین کے لشکر نے دفعۃً ہندوستانی فوج کے ایک دستے پر حملہ کر دیا۔ آزاد کشمیر کی فوج نے چار ہندوستانی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ اور کئی ایک کو مجروح کر دیا۔ پونچھ کے علاقہ میں دشمن کی سرگرمی بڑھ گئی ہے لیکن مجاہدین دشمن کو آگے بڑھنے نہیں دیتے۔ نوشہرہ کے علاقے میں بھی مجاہدین اور ہندوستانی فوج میں ایک شدید جھڑپ ہوئی

آل پاکستان پیپلز پارٹی کا اجلاس

کراچی ۱۰ رمئی۔ کراچی میں آل پاکستان پیپلز پارٹی کا اجلاس منعقد ہُوا۔ خان عبدالغفار خاں نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آل پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان پاکستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں۔ اور اس کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مسٹر جی ایم سیّد صدر مجلس استقبالیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ دراصل یہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں بلکہ یہ پارٹی عوام کی خدمت کرنے کی متمنی ہے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پارٹی کا نام پیپلز آرگنائزیشن رکھ دیا جائے اور ان پارٹیوں کو ساتھ ملا لیا جائے جن کے مقاصد وہی ہیں جو اس پارٹی کے مقاصد ہیں ایسی پارٹیوں کا ممبر اس پارٹی کے منشور پر عمل کرنے کیلئے اپنی پارٹی کا ممبر بھی رہ سکتا ہے

مسٹر آصف علی کو وزیر خارجہ بنایا جائیگا؟

لندن ۱۰ رمئی۔ ہندوستان کے سابق سفیر واشنگٹن مسٹر آصف علی کے متعلق بعض حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں ہندوستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا جائے گا۔ اسلئے کہ وُہ ایک مسلمان کی حیثیت سے اسلامی ممالک کا تعاون حاصل کر سکتے ہیں چونکہ ممالک اسلامیہ ہندوستانی مال کی بہترین منڈی ہے۔ اسلئے حکومت ہند اسلامی ممالک کا تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے مصر، ترکی اور افغانستان میں اپنے سفیر مقرر کر دئے ہیں۔ حالانکہ ان ممالک نے ہندوستان میں اپنے سفیر مقرر نہیں کئے ہیں۔

تین دیہات کے ہندوؤں پر جرمانہ

لکھنؤ ۱۰ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت یو۔پی نے ضلع بدایوں کے تین دیہات کے ہندوؤں پر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دیہات میں فرقہ دارانہ فسادات ہوئے تھے۔

کوریا میں سخت خونریزی کا خدشہ

سیول ۱۰ رمئی۔ کوریا کی چار ہزار سالہ تاریخ میں پہلی دفعہ عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ملک میں اس قدر کھچاؤ پیدا ہو گیا ہے کہ اسکی کوئی مثال نہیں ملتی۔ چھ ہزار پولیس کانسٹیبل اور دس لاکھ کے قریب رضاکار مختلف علاقوں میں ووٹروں اور امیدواروں کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔ روسی اور کورین زبان میں چھپے ہوئے ایسے اشتہارات ملے ہیں جن سے بے حد خونریزی کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

آج بھی کوریا کے مختلف علاقوں میں قتل و غارت۔ دھمکیوں۔ حملوں۔ ریلوے کو نقصان پہنچانے اور ٹیلیگراف کے تار کاٹنے کی بہت سی وارداتیں ہوئیں

لدھیانہ میں ماسٹر تارا سنگھ کیخلاف مظاہرے

لدھیانہ ۱۰ رمئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لدھیانہ میونسپلٹی کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ جس کے ماتحت جلسے اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اعلان کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ حکم جاری کرنے کے دو سبب ہیں۔ ایک تو آریہ کالج لدھیانہ کے پرنسپل کو الگ کرنے کے خلاف طلباء کے مظاہرے ہیں۔ دوسرے دو دن ہوئے سکھوں کی دو پارٹیوں میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اور امن میں خلل کا احتمال تھا۔ پچھلے دنوں سردار منگل سنگھ ایم۔ایل۔اے نے ایک کانفرنس بُلائی تھی۔ جس میں ماسٹر تارا سنگھ کے بیانات پر غور کرنا تھا۔ مگر اجلاس میں گڑبڑ ہو گئی۔ اور لوگوں نے ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف نعرے لگائے مگر پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔ اور امن قائم کر دیا۔

ہندوستان میں کپڑے کی گرانی

کان پور ۱۰ رمئی۔ مارکیٹ میں کپڑا موجود ہے لیکن عوام کپڑا خرید نہیں سکتے۔ کیونکہ قیمتیں مقرر کردہ قیمتوں سے ۱۰ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک بڑھ گئی ہیں۔ جب سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے کپڑے پر سے کنٹرول اُٹھایا ہے کپڑا فروشوں نے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کمائے ہیں حکومت ہند نے انتباہ کیا ہے کہ کنٹرول پھر سے عائد کر دئے جائینگے۔

بیت المقدس میں عارضی صلح

بیت المقدس ۱۰ رمئی۔ تقسیم فلسطین کی سکیم کے بعد کل پہلی مرتبہ بیت المقدس میں عربوں اور یہودیوں کی لڑائی بند ہوئی۔ چنانچہ چار ماہ بعد پہلی مرتبہ امن قائم ہوا ہے۔

سیلز ٹیکس کی فوری منسوخی کا مطالبہ

لاہور ــــــ (اپنے نامہ نگار سے) ــــــ ۱۰ رمئی

کل بعد نماز عشاء انجمن خوانچہ فروشان کے زیر اہتمام اسلامیان لاہور کا ایک جلسہ مجلس اتحاد ملت کے صدر شاہ رحمان انصاری کی صدارت میں انارکلی میں منعقد ہوا۔ جسمیں سیلز ٹیکس کی فوری منسوخی کے موضوع پر مولوی عبداللہ امرتسری۔ مسٹر محمد اسلم وکیل خواجہ محمد شفیع مسٹر محمد تقی شمسی اور شاہ رحمان انصاری نے تقریریں کیں جلسے کے آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:۔ ۱۔ ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجر بیوپاریوں کی امداد کیلئے امدادی فنڈ کھولنے کا حکم دیا جائے ۲۔ اشیاء خوردنی کی گرانی پر فوراً قابو پایا جائے۔ ۳۔ سیلز ٹیکس کو فوراً منسوخ کر کے تجارت کو تباہی سے بچایا جائے ۴۔ مکانوں اور دکانوں کے کرایوں میں سوا پانچ آنہ فی روپیہ کی فوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے جملہ مجربات ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور